اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول و دوم

ضمیمہ متضمن مسائل [illegible]

بابت ماہ ربیع الاول والثانی [illegible] ھ مطابق ماہ [illegible]

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

قیمت سالانہ		تفصیل خریداران بتشریح مراتب	نشانات و نمبر قیمت	
[illegible]	[illegible]			
۱۰	موسعت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس ۔	اعلیٰ قیمت	۱
۵	[illegible]	گورنمنٹ انگریزی کے معزز عہدہ داران گورنمنٹ وعام اغنیاء و لائبریری وغیرہ	خاص قیمت	۲
عہ	۶	متوسط الوسعت ۔	عام قیمت	۳
[illegible]	۲	کم وسعت [illegible] زیادہ آمدنی نہیں [illegible] سالانہ [illegible]	رعایتی قیمت	۴
[illegible]	[illegible]	جو وسعت [illegible] آمدنی [illegible] اور اشاعت کریں	لاقیمت	۵

اشتہار

رسالہ منح الباری فی [illegible]

[illegible]

مصباح الادلہ

[illegible] اب [illegible]

شاید اب دوسری جگہ [illegible]

قیمت [illegible] رسالہ [illegible]

تحفۃ القارئین [illegible]

[illegible]

اشتہار

[illegible]

فہرست بعض مطالب جلد ششم اشاعۃ السنۃ

صفحہ	نمبر	مطالب	مطالب	نمبر	صفحہ
٢	١	کیفیت سالانہ اشاعۃ السنۃ	مخالف شرع کا لائق بیعت ہونا	//	٤١
٥	//	اشاعۃ السنۃ پر لوگوں کے اعتراضوں کے جوابات ...	شیخ عبدالقادر جیلانی کے قول سے شہادت	//	٤٢
١١	//	رسالہ کا ایک کمیٹی سے منتقل ہونا	مخالف شرع کے خوارق عادت کا بے اعتبار ہونا	٢	٤٤
١١ و ١٢	//	حساب جمع خرچ اشاعۃ السنۃ سنہ ...	ان زیادتیوں کا حکم	//	٤٥
١٣	//	قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل	اصل بیعت کا ثبوت	//	٤٦
//	//	عیسائیوں کی مجوزہ کفارہ پر تحریف	اسپین مجوزی نسخ وخصوصیت کا جواب	//	٤٨
١٥	//	خدا تعالیٰ جسم محض نہیں ہے	اصل عدم خصوصیت وعدم نسخ ہے	//	٤٩
١٨	//	قرآن میں اخلاقی تعلیم کا ثبوت	اس بیعت کا زمانہ صحابہ و تابعین میں رواج نہ ہونا		
٢٣	//	مذہبی لقب حنفی شافعی کہلانے میں اختلاف ...	جواب	//	٥٠
٢٤	//	ائمہ کی حنفی کہلانے کی وجہ	امام شافعی کا قول کہ لوگوں کے قول سے حدیث		
٢٥ ٢٦	// ١٢	امام طحاوی قفال وابو علی وغیرہ کا مقلد ہونا ...	متروک ہو گی	//	//
		شیخ ابن الہمام کا بعض مسائل میں مقلد نہ ہونا ...	تمام لوگ حدیث کو متروک کر دیں تو بھی متروک نہ ہو گی	//	٥١
٢٦	//	مولوی عبدالحی صاحب کا حنفی کہلانا بھی نسبت حال ...	حدیث مخالف اجماع کے متروک ہونیکا جواب	//	//
٢٧	//	اہل حدیث کے محمدی کہلانیکی وجہ	امام احمد کے فتویٰ کے اصول	//	٥٢
٢٨	//	ابن تیمیہ وابن قیم و محدثین کا محمدی کہلانا ...	ادعائی اجماعوں کی تکذیب	٥	//
٢٩	//	مذہب کے معنی لغوی و اصطلاحی اور دین کا ...	عدم نقل کے معتبر ہونے کا جواب	//	٥٤
//	٢//	مذہب حنفی کی وجہ صحت	احکام شرعیہ تبدل اسباب سے نہیں بدلتی ...	//	٥٥
//	//	اماموں کا حدیث کو مذہب کہنا	نماز روزہ بھی عارضی نجاست سے خالی نہیں	//	٥٦
٣٣	//	مولوی اسمعیل شہید کا اسباب میں قول ...	حضرت عائشہ کا عورتوں کو مسجد جانے سے	//	٥٧
٣٤	//	پیری مریدی اور اسباب میں اہل اسلام کا اختلاف ...	اور حضرت عمر کا رمل سے باوجود تبدیل سبب نہ روکنا	//	٥٨
//	//	پنجاب کے فرقہ اہل حدیث اتباع کا اختلاف	شبہ کہ اقوال سے نسخ ثابت نہیں ہوتا	//	٥٩
٣٦	//	اسباب میں عام اہل اسلام کی زیادتیوں کا بیان ...	مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب حنفی کی بھی اتباع سنت	//	٦١
٣٨	//	پیر کا محرم مرید عورت ہونا	پیری مریدی اکثر اتباع سنت بچا کی ...		٦٢

مطالب	حصہ	صفحہ
انتخاب خلفا کو بیعت سے قرار دیا	〃	۸
قصہ بیعت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ	〃	۸۱
قصہ بیعت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	〃	۸۲
بیعت طریقہ و بیعت خلافت میں فرق	۳	۹۰
نواب صاحب بھوپال اور انکی تالیفات	۴	۹۵
ایڈیٹر اخبار ... کی نکتہ چینی کا جواب	〃	۹۶
نواب صاحب کی تالیفات میں کبھی مناظرہ نہیں ہوتا ...	〃	۹۷
مذہبی بیعت کا حکم ہے	〃	۹۸
نواب صاحب کی تالیفات کی فہرست	〃	۱۰۲
ترجمان وہابیہ پر ریویو	〃	۱۰۴
پیری مریدی کی ... فیصلہ فریقین کا اتفاق	〃	۱۰۹
پیر کے فعل ہونیکی شرط پر بحث	〃	۱۱۳
	۵	۱۱۳
بیعت طریقت کے سوا جو عرفان ہو جاتا ہے ...	۳	۱۱۶
	۵	۱۱۶
سید جمال الدین کی تقلید اور بیت کے علما	۴	۱۱۷
ایک جنتی فرقہ ... متضمن غیبت ...	〃	۱۲۰
... متضمن ...	〃	۱۲۳
گورنمنٹ کس سبب ...	۵	۱۲۶
... اور ایک کا دوسرے پر افترا ...	〃	۱۲۹
صاحب کمشنر دہلی کا سابق فیصلہ	〃	۱۳۱
اہل تقلید کا جعلی خط متضمن چند افترا	〃	۱۳۲
... خلاف فیصلہ کمشنری	〃	۱۳۴
اسکے فساد کا علاج	〃	۱۳۵
... کی شرح	〃	۱۳۸
...	〃	۱۴۰
... بیعت	〃	۱۴۲

مطالب	حصہ	صفحہ
... بھوپال کی ...	〃	۱۵۱
... اصلاح کی ہے	۶	۱۵۴
... نہیں	〃	۱۵۵
تصدیق ... کا جواب	〃	۱۵۹
بقیہ پیری و مریدی	〃	۱۶۱
... بے دلیل ہے	〃	〃
بوقت ... میں بحث	〃	۱۶۳
کتاب ... طلاق پر بحث	〃	۱۶۵
... کی ممانعت	〃	۱۶۶
وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کا ثبوت	〃	〃
آنحضرت سے نماز اشراق کا ثبوت	〃	۱۷۰
مخالفین کے دلائل کا جواب	〃	۱۷۲
وہ چیز جسکو وہ خود بدعت کہتے ہیں ...	〃	۱۷۳
بعد نماز دعا میں ہاتھ اٹھانا	〃	۱۷۴
بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ و نواب صاحب بھوپال جنہوں نے ... کا جنگ مصر کے موقع پر گورنمنٹ کی معاونت ... مستعد ہونا	〃	۱۷۷
سابق نواب ... خبر دی	〃	۱۷۷
ہندوستان میں کوئی وہابی نہیں ...	〃	۱۷۸
وہابیان نجد کی تاریخ (۱) محمد بن سعود کا حال	〃	۱۷۹
(۲) عبدالعزیز بن محمد کا حال	〃	۱۸۱
(۳) سعود بن عبدالعزیز کا حال	〃	۱۸۳
(۴) عبداللہ بن سعود ...	〃	۱۸۶
(۵) محمد بن عبدالوہاب کا حال	۷	۲۰۵
ترکی سلطنت	۷	۲۱۰

... صفحہ ... کے بجائے ... صفحہ ۱۵۰ ... کیا گیا ٭

نمبر صفحہ	نمبر حاشیہ	مطالب
۲۶۹	〃	معیار الحق میں امور کے مناقب ....
۲۷۱ و ۲۷۲	۹ و ۱۱	مولوی وکیل احمد کے التماس تغیرہ الفاظ و سوالات رکھنے کی درخواست ....
۲۷۳	۹	مسٹر قیصری کی غلطی وکتری کا ایک عبارت لغاظم کا جواب ....
〃	〃	جواب اعتراض پنجم جسکو رسالہ میں نمبر ۲ لکھا گیا ہے ....
۲۷۴	〃	ابحاث جو ذوالامام سیوطی کی تصحیح اثبات ....
۲۷۶	〃	تعب و تجدید ....
۲۷۷	〃	ازالۃ الخفا سے اسکی تائید ....
۲۸۱	〃	غلطی کی اس وجہ سے مجتہد ہونا باطل نہیں ہوتا جیسا کہ ....
〃	〃	اجتہادی غلطیوں سے مجتہد ہونا باطل نہیں ہوتا ....
۲۸۳	〃	جواب اعتراض سوم ....
۲۸۶	۱۰	جواب اعتراض ششم جسکو نمبر ۶ لکھا گیا ہے ....
۲۸۷	〃	اہلحدیث کا مسئلہ جہاد کی نسبت اعتقاد ....
۲۸۸	〃	ابن تیمیہ کا مسئلہ اختلاف اور بعض مصنفین جدید کے خیال
۲۹۱	〃	مصنفین جدید کی تصنیف فساد و انگریزی کا بیان ....
۲۹۲	〃	سلطان روم کی معاونت کی نسبت اہلحدیث کا خیال و عمل
۲۹۴	〃	جہاد کی شورش کی نسبت تحریر اہلحدیث مولوی نذیر حسین صاحب بحق گورنمنٹ ....
۲۹۵	〃	حالات حج مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی ....
۳۱۱	〃	نقل خطبہ جو کہ معظمہ میں مولانا ممدوح ....
۳۱۳	〃	اہل جنابات کرام مولانا کی نسبت خلاف بیانی ....
۳۱۵	〃	انکی بسم اللہ پر عقلی دلائل ....
〃	〃	(۱) انکے بیانات کا باہم اختلاف تعارض ....
[illegible]	[illegible]	(۲) حق بینکی گورنمنٹ کے مخالف ہونا ....
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر صفحہ	نمبر حاشیہ	مطالب
۳۲۳	〃	(۳) انکو بیان سے اخبارات کا جعلی ہونا ....
۳۲۹	〃	مخالفین سے فوٹوگراف اصل تحریر کا مطالبہ
۳۳۲	〃	اپنی مخالفین کے بیانات کے نتائج ....
۳۳۶	〃	مکہ معظمہ میں اہلحدیث کی حفظ و امن کی تجویز
۳۴۰	〃	ایڈیٹروں اور مولویوں سے استفتا کہ اہلحدیث کعبہ کے مستحق ہیں یا نہیں ....
۳۴۲	〃	تتمہ جواب اعتراض سوم جس میں مولوی وکیل احمد کے غلط اول کا جواب ہے ....
۳۴۵	〃	محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تکفیر مسلمانان پر انکار
۳۴۷	〃	عدم تکفیر مرتکب بعض امور کفریہ ....
۳۵۰	۱۲	مسٹر ملک اور سلطان روم اور سلطان روم والاستقلال
۳۵۱	〃	انکی سیر و سیاحت میں لوگوں کا اختلاف
۳۵۲	〃	انکو مختلف مقامات میں سپیچیں اور لکچر ....
۳۵۵	〃	لندن اور پیرس میں طالبعلموں کے لئے خطرہ ہے
۳۶۲	〃	انکی سپیچوں کے نتائج ....
۳۶۳	〃	مسلمانوں کے لئے انگریزی کی تعلیم کی ضرورت
۳۶۴	〃	ابھی سیف کا وقت نہیں آیا ....
۳۶۷	〃	علیگڈہ کالج کے معاونوں سے خطاب اسکی تین نقصانوں کا بیان ....
۳۶۸	〃	(۱) مذہبی تعلیم کا کمزور ہونا ....
۳۷۰	〃	(۲) انگریزی معاشرت میں یورپ کی تقلید کرنا
۳۷۱	〃	انکو طالب العلموں کا قبل اسکے کا عقائد مضبوط ہوں
۳۷۵	〃	قریشی ہونا خلافت کی شرط ہے ....
۳۸۰	〃	اس سلطنت کا سلطان میں پایا جانا

نمبر صفحہ	نمبر سطر	مطالب
۱۹۲	۵	ہر سال فیصدی اذتی مسلمان کم ہوتے ہیں۔۔۔
۱۹۳	۵	علماء عرب کے بیجا سوالات نسبت مولانا نذیر حسین۔۔
۱۹۴	۵	مولانا محمد نذیر حسین صاحب کا مفصل ان سوالات کا انکار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۹۷	۵	حسن عقیدت محدثین پنجاب بہ محدثین۔۔۔
۔	۵	کتاب جامع الشواہد ذیحلہ بجواب اس کے شہادت۔۔
۱۹۹	۵	بعض ائمہ کی بعض احادیث متروک ہونیکی اسباب۔۔۔
۲۰۰	۵	طعن تقلید سے انکار رو سرارت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۲۰۱	۵	امام ابوحنیفہ کے فضائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
	۵	خط مولف صاحب ایڈیٹر شحنہ ہند متضمن انکی تحسین امام
	۵	بقیہ ابو یوسف حیات و مدح۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۲۰۸	۵	اہل سنت میں تالیفات نجد کا پایا نہ جانا اور انکا وہابی نہ ہونا
۲۰۹	۵	نواب صاحب پر وہابیت کی تہمت کا ازالہ۔۔۔۔
۲۱۰	۵	نجد کے سوا کہیں وہابی مذہب رائج نہیں پایا۔۔۔
۲۱۱	۵	مسلمانان ہند کا نام وہابی فضول رکھا گیا ہے
۲۱۲	۵	سید محمد خان کے قول سے شہادت۔۔۔۔۔۔۔
۲۱۳	۵	سید محمد علی صاحب مرحوم بھی وہابی نہ تھے
۲۱۵	۵	تقویۃ الایمان و صراط مستقیم میں جہاد کی ترغیب نہیں۔۔
۲۱۶	۵	کتاب جامع الشواہد کا گورنمنٹ سے تعلق۔۔۔۔۔۔
۲۲۲	۸	مسلمانوں کی خوفناک حالات اور انکو مناظرات۔
۲۲۳	۵	کلام بیہودہ کے جھگڑوں کے جواب میں چار رسائل کا خلاصہ۔۔۔۔۔۔۔۔
۲۲۰	۵	[illegible]
۲۲۲	۵	اہلحدیث کو کم سمجھنا غلطی ہے۔۔۔۔۔۔
۲۲۳	۵	مسلمانوں کی بیماری اور علماء کا پیش مشیر۔۔۔۔۔۔
۲۲۴	۵	ایڈیٹر اخبار شحنہ قیصری کی اہلحدیث پر تیشہ چلائی۔۔

نمبر صفحہ	نمبر سطر	مطالب
۲۳۴	۵	(۱) خاکسار مؤلف جامع الشواہد پر تہمت ملامت کا الزام۔۔۔۔
۲۳۵	۵	(۲) نواب صاحب بھوپال پر مقابلہ میں کے چوٹ کرنیکا الزام اور اسکا جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۲۳۵	۵	(۳) مولانا سید نذیر حسین صاحب کے نسبت بیجا سوالات علماء مکہ نے تشہیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۲۳۶	۵	(۴) امام صاحب کی حقیقت میں الفاظ حدیث کا الزام
۲۳۷	۵	(۵) نواب صاحب بھوپال کو مجدد لکھنے پر اعتراض۔۔۔
۔	۵	(۶) مولوی سید نذیر حسین کو معلم میں مولانا کی تشہیر
۲۳۸	۵	ایڈیٹر اخبار نور الانوار و مظہر العجائب وغیرہ کی پیش چہار
۲۴۰	۵	اہلحدیث صاحب کا مجدد ہونا اور دعوے لفظ مجدد کا ابطال
۲۴۲	۵	ایڈیٹر شحنہ قیصری کی ساتواں اعتراضات مخالف اعتراضات
۲۴۵	۵	مسلمانوں کو ساتھ ایڈیٹر کے مجدد اور نذیر حسین بیچارہ کی اسلام سے ہی حق
۲۴۸	۵	اہل تقلید کی طرف سے اہلحدیث کے قتل کا فتوی
۲۵۰	۵	جوابات شحنہ قیصری جواب اعتراض اول چہارم۔۔۔
۲۵۲	۵	الفاظ مغلظ حدیث بطور توہین استعمال نہیں ہوا۔۔
۲۵۳	۹	اسپرائٹ ایڈیٹر شحنہ قیصری کی شہادت۔۔۔۔۔۔
۲۵۵	۵	امام شعرانی کی شہادت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۲۵۷	۵	مولوی عبد الحی صاحب کی شہادت۔۔۔۔۔۔۔۔
۲۵۸	۵	نواب صاحب بھوپال کی کتاب جامع الشواہد سے شہادت
۲۶۱	۵	جریدہ روزگار کا حاکم کہ اہلحدیث میں منافق نہیں ہو سکتی
۲۶۳	۵	تمہید باب ادہم جس میں مولوی کی دلیل اور خط کا جواب ہے
۲۶۴	۵	اقسام توہین شحنہ و اس خط کا بیان۔۔۔۔۔
۲۶۵	۵	[illegible]
۲۶۶	۵	مکتوب حنفی جس میں شہید امام اعظم کے قول سے شہادت
۲۶۸	۵	امام طحاوی کا امام ابوحنیفہ پر معترض ہونا۔۔۔

بیہودہ ہیں اور اہل اسلام کا انمین دینی فایدہ نہین ہے - ایسا کہین تو براہ مہربانی یہ بھی ہم کو بتا دین کہ انکے مقابلہ مین اور کون سی کتابین سود مند ہین جنسے مسلمانون کو دینی فایدہ پہونچا ہے کتب مولفہ نواب صاحب کا موازنہ و مقابلہ کیا جاوے گا - اور عام مسلمانون کو انکے مقابلہ مین انکا مفید وغیر مفید ہونے کا بتا یا جاویگا -

بالجملہ چونکہ ملتانی صاحب نے نواب صاحب کی تالیفات کی نسبت کیا ہے اسکو صحت ونفس الامر سے کچھ بھی تعلق نہین ہے ہم امید کرتے ہین کہ ملتانی صاحب اس رایے ناروا سے کو واپس کرینگے بیہ جرأت وحق پرستی حاصل ہو تو اسپر نظر ثانی تو ضرور کرینگے -

(باقی آیندہ)

ریویو
ترجمان وہابیہ
پر

یہ کتاب بفصاحت لفضاب نواب صاحب بھوپال کی تصنیف ہے اسمین نواب صاحب ممدوح نے زمرۂ اہلحدیث رعایا گورنمنٹ انگلشیہ سے جو وہابیت سے متہم ہین کمال ہمدردی کی ہے اور یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان نہین نہ مذہبی اور لغوی معنے وہابیت (عبد الوہاب نجدی کا دین مین پیرو ہونا) اپر صادق آتے ہین - اور نہ پولیٹکل معنے (سرکار انگلشیہ کا باغی ہونا) انمین پائے جاتے ہین - مذہب مین تو وہ کتاب وسنت کے پیرو اور اسکی طرف منسوب ہین جہانتک سب مذاہب کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے

اطاعت وعدم بغاوت سلطنت مین وہ ایسے سچے وثابت قدم ہین کہ مسلمانون بلکہ کسی مذہب مین کوئی فرقہ یا شخص اس اطاعت مین انکے برابر نہین - کیا تعجب وہ لوگ بغاوت گورنمنٹ جسکے ظل حکومت مین باامن اوقات بسر کرتے ہون بحکم

نصوص قرآن وحدیث حرام جانتے ہین اور اس اعتقاد کو اپنے مذہب کا جزو سمجھتے ہین اور یہ بات انکے سوائے کسی فرقہ اسلامی یا غیر اسلامی مین پائی نہین جاتی ہے۔ گو بغاوت گورنمنٹ سب کے نزدیک جرم و ناجائز امر ہے۔ ان لوگون کو وہابی (یعنے لغوی و مذہبی خواہ یعنے پولٹیکل و سرکاری) کہنا انھی لوگونکا کام ہے جنکو خود اصل مذہب (کتاب وسنت) کی پابندی اور سلطنت کی خیرخواہی حاصل نہین ہے۔

اس کتاب مین ایک دیباچہ ایک مقدمہ چند فصول اور ایک خاتمہ ہے ہم اسکے دیباچہ کو اس مقام مین بعینہٖ نقل کرتے اور باقی کا ماحصل بیان کرتے اس غرض سے مناسب جانتے ہین کہ اس کتاب کی خوبی بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ خود اسی سے ظاہر ہو۔ جناب ممدوح شروع دیباچہ مین فرماتے ہین۔

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے — عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے
ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت گیر — چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوے مشکین پہ قربان ہو — کہ صبح فیض ہے شام ہدایت ہے نگہبان ہے
مسلمان کی نظر مین فقر سنت کا اثر ہے — دل دانش ہے انجم سعد ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیوں نہ ہو دلگیر — ہر اک ان مین سے ہادی ہے امام دین ہے قرآن ہے
نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی — گنہگاری ہماری سعی بخشش کا سامان ہے

گدا کو چہ رحمت فدائے شاہ سنت
تابندہ امیر الملک صدیق الحسن خان ہے

سنو صاحب مجھکو کچھ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلئے کہ جو بحث مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے باعث ... اور جس مذہب وہابی سمجھی جاتی ہے اوسکی دہوم دہام خاص لوگ میان دو آب ہی مین رہی ہے غالباً اوسکا جنوب سے شمال ہند مین پایا نہین گیا خصوصاً ریاستہائے سندہ و مستانی مین کہ اہل ...

ہمیشہ ایسے حالات سے ابتک غافل و ناآگاہ ہین لیکن چند روز سے کہ ایک ملک کے
آدمی اچھے بُرے دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے تو وہ کاریگری اونکی
کچھ کچھ اسجگہہ بھی ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تانے تانے لقب مذہبی بنا کر
جس بیدہر سادے مسلمان کو چاہا مُرادہ ہکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے
لگے بھوپال کی رعیت اکثر ہندو ہے تھوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین
ویسی حرفت پیشہ یا پولیسی او سپاہی ان پر ہے بہت زیادہ پڑھے بہت کم ہین وہ دنیا ہی
کی شدید نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل و جاہل ہین چنانچہ
یہی حال ہے کہ کبھی مباحثہ مذہبی تقریراً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبھی کوئی کتاب
یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکہا کوئی مذہب کیون نہو از روایات
بہوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشاء گورنمنٹ انڈیا کا
ہے جیسے بدین خود موسیٰ بدین خود لیکن چند سال سے بعض لوگ دو نشان بد اندیش
متوسل ریاست نے جنکو خاص میرے سبب سے کسیقدر عروج حاصل ہوا
اور محسن کشی اونکا پیشہ آبائی ہے بقول ؎

شور بختان بآرزو خواہند	مقبلان را زوال دولت و جاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور و شور سے کرکے حکام بالا دست کا
ناخوش کرنا مجھسے اپنی مطلب برآری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین
دیوانے ہو رہے ہین اور جابجا عرضی زمنی بذریعہ ڈاک گمنام بھیجے رہتے ہین
اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب مین تراشے جاتے ہین یہ ساری ہتو
حق اسلئے ہے کہ مجھکو کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہو سکے پہونچے لیکن جو
سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان وہان پہونچ جاتا

پس جب مینے دیکھا کہ یہ طوفان بے تمیزی طغیانی پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال جو سنا جاتا تہا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب ہیچ کے فقرے ہین ۔ دولت عالیہ برٹش نے اِس معاملہ مین قدیماً و حدیثاً ہر جگہ انصاف پر نظر رکہی ہے کہیں مجرد تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی جاری کئے او رہوائی باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبہی مواخذہ نہین کیا اور لائق حال ہر سلطنت کے یہی ہے کہ جس کسی سے کہیں کوئی فتنہ او ٹہے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اوسکی کوشش فساد مین ملاحظ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے نجدی مشرب یا وہابی مذہب بلا مذہب یا اور کچہ ٹہراوین اور وہ اس سے غافل اور بری ہو اور اوس سے بجز خیر خواہی کوئی امر بد اندیشی و مخالفت کا کبہی پایا گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی پر دوست ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکہتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکو پردۂ تہمت وہابیت وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے ۔ پہر کبہی اس پہندے بر چڑہتا ۔ اتفاقیہ بعض حکام داؤ اوسکا اوس غریب فاضل فراج پر چل جاتا ہی ورنہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بہید وکید دشمن کا کہل جاتا ہے چنانچہ وقت تحقیقات ایسے مقدمات سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین ۔ ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین سنا گیا تہا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پانیر سے بخوبی ہوگئی پرچہ ہشتم جنوری ۱۸۸۳ء روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکہی گئی ۔

تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر بغور نظر کرکے اور بعد استفسار روئداد مقدمہ از

گورنمنٹ بنگال و پنجاب و گورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرماکر فیصلہ کرتے ہیں کہ کل
وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور فرمایا تھا
اور جرم اونکا مدد جنگ مقابلہ گورنمنٹ سمجھا گیا تھا اور جنکی میعاد اب تک باقی ہے اب وہ
قید سے رہا کئے جاتے ہیں اور اون سبکو واپسی وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط

پھر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم جنوری ۱۸۸۳ء میں یہ لکھا ہے کہ تجویز جدید
جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اوسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہ رائے اپنی بیان
کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے
چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول
کیا ہے بلکہ عامہ اہل سکنہ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس
کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچھی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے
بلکہ موقع وقت کے ساتھ کام کرتی ہے اور اس سے پیشتر سبکو تھوڑا زمانہ ہوا ہے
جبکہ جنگ مصر پیش تھی اوسوقت بذریعہ تاربرقی لندن معلوم ہوا تھا کہ جناب لارڈ نارتھ
بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ
ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر ۱۸۸۲ء میں بابت
اوسپیچ یعنی تقریر بمقام لکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تاربرقی ۱۳ اکتوبر
کو پہونچے تھے یہ عبارت درج کی ہے۔

کل روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے
ظاہر کیا کہ۔

ہندوستان کے عامہ مسلمانوں نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے
بابت مہم جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمانان ہند دلی خیرخواہ
گورنمنٹ انگریزی کے ہیں۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اسبات پر کہ ہند

(باقی آیندہ)

بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ

ہند کے مسلمانوں مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہیں ہے خواہ اُنکو کوئی دشمن اُنکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون جیسے اسلئے کہ معرکۂ حال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی و جانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اُسکے جواب مین جناب لارڈ رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطۂ خط شکریہ بیگم صاحبہ کا مع ایجاب ظاہر فرمایا۔ اسیطرح دیگر ریاستہاے ہند نے بھی اظہار خیرسگالی کا کیا اور فتح مصر کی سب کو خوشی حاصل ہوئی۔ الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالی برٹش گورنمنٹ کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان رعایاے ہند و ریاستہاے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہیں ہے اور جن مسلمانان ریاستہاے وغیرہ پر دشمن اُنکے تہمت وہابیت لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض امراء مسلمین جنکی نسبت ایسی مخبری غلط کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس داغ و وہم سے بالکل بری ہین بھوپال سے بہت پہلے وزیرالدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھہرایا تھا اسلئے کہ اُنھون نے بعض رسوم فتنہ انگیزی کو اپنی ریاست سے بلکلیہ موقوف کرا دیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر ہندوستان مین دیکھیے خیرخواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بھوپال اور متوسل اُسکے خواہ اخوان ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چھوٹے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور یہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن مفسد لوگ جسکو چاہتے ہین کہدیتے ہین سو یہ رسالہ اُن غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی تہمتون مین پھانسے جاتے ہین اور تو

لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی سے کبھی محل عتاب خطاب حکام ٹھہر جاتے ہین۔ یہ خیال
کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین
قلم اُٹھا کر کچھ کچھ لکھا پڑھا مطابق اپنے فہم اور استعداد کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب
وہابیت کی تھی اور جو مطلع مفتی بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہے اسکی کشف ماہیت
جسطرح اس رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم وگمان غیر واقع
جگہ گاہ بعض حکام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا بدگویٔ سے راہ پاتا ہرگز
ہرگز یہ امور خاطر عاطر انکی نہوتا اور اسطرح کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام
عالیمقام اور رعایائے شیخ دونوکو حاصل ہوجاتی۔

اس رسالہ کے دیکھنے سے یہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہوجائیگی کہ تہمت وہابیت
کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید وحدیث کا کرتے ہین محض غلط
اور براہ عداوت ہے ؞ ؞ ورنہ اسلاک خصوصاً ریاست ہائے اسلامیہ ہند مین کوئی
وہابی بطلع اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ
کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا
ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے
پائے جاتے ہین جھوٹے پر لعنت خدا کی۔ جو لوگ مفسد الطبع ہین وہ اپنا جرم
دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین۔
لیکن ہمیشہ دیکھا گیا کہ خدا جھوٹونکو روسیاہ کرتا ہے حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ
کو پہنچ جاتے ہین بہرحال اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت
و مسئلہ جہاد کا اپنی کتاب مولفہ قدیمہ سے تحریر کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال اقوام
دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دارفانی وغیرہ کے لکھتا ہون جو طریقہ اہل اسلام مین مشہور
اور مورخین کے کلام سے ثابت ہے پھر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علیحدہ مین پھر سلسلہ وار

حسن عقیدت محدثین

بجناب آئمہ مجتہدین

ان دنوں جو اہلحدیث ہند پر اُن کے مخالفین یہ تہمتیں لگاتے ہیں کہ وہ ائمہ مجتہدین و اولیاء کاملین اور انکے اتباع صالحین کو بے ادبی سے یاد کرتے ہیں اور انکی عالی جناب میں سوءظنی رکھتے ہیں (چنانچہ کابلی چوورقہ اور اس سے پہلے خطوط جعلی مفسدین دہلی میں (جنکا ذکر جواب اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۲ میں گذر چکا ہے) انہی طرق سے یہ تہمتیں درج کی گئی ہیں) ان کے جواب میں جو کچھ ہمنے یا اور خیرخواہان اسلام و اتفاق جویان اہل اسلام نے کہا ہے اُسکو اس گروہ کے ایک رئیس والا مقام (مجدد العصر ناقد الاثر نواب والا جاہ امیر الملک مولوی سید **محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر) نے سچی تصدیق کر دیا ہے اور اس بات کا بیان و ثبوت میں (کہ گروہ محدثین آئمہ اربعہ وغیرہ مجتہدین سلف صالحین کے جناب میں وہی عقیدت رکھتے ہیں جو انکو محدثین سلف کی جناب میں حاصل ہے اور انکے طاعن و لاعن کو وہ ملعون اور مردود سمجھتے ہیں) ایک سو چار صفحہ کی ایک کتاب عمدہ اور سلیس فارسی عبارت میں لکھی ہے اور مطبع مفید عام آگرہ میں خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ چھپوادی ہے جس کا نام نامی یہ ہے

جلب المنفعة في الذب عن الائمة المجتهدين الاربعة

اور اس نام کا ترجمہ یہ ہے کہ بہلائی نفع کو کھینچنے اور حاصل کرنیوالی کتاب جو چاروں

مجتہدین کے جناب سے طاعن طاعنین کے روکنے اور دفع کیلیے مین حاصل ہے
ہم اسمقام مین اس کتاب کا مفتح اور خاتمہ اور بعض وسطی وضمنی فقرات ضروریہ کو
بعینہا اور بقیہ مطالب ایک سو چار صفحہ کتاب کا دو صفحہ مین خلاصہ اس غرض سے
نقل کرتے ہین کہ ناظرین حق بین وشائقین وفاق آئین اسکو اس کتاب کی فہرست
سمجہین اور اسکی خوبی مضامین کو دیکہکر جمال اصلی کتاب کی شایق ہون —

یہہ **کتاب** گروہ اہلحدیث کی اسائت ادب ائمہ دین سے برائت پر قوی
شہادت ہے — اور جماعت متبعین ائمہ مجتہدین وصوفیہ صافیہ کے لئے (جنکو
ان تحریرات سے کچہہ کدورت پیدا ہوگئی ہو) دافع سوء ظنی وموجب **طمانیت**
اور طائفہ مفترین اور محرفین کلمات توہین ائمہ دین کے لئے مورث حسرت **وندامت**
اہلحدیث اس کتاب کو (نقد جان دیکر کیون نہ ہو) خرید کر بطور سارٹیفکیٹ
(سند) اپنے پاس رکہین اور **متبعین ائمہ مجتہدین** وصوفیہ صافیہ اسکو
پڑہکر اپنے دامن خاطر کو غبار کدورت وسوء ظنی بحق اہلحدیث سے پاک کرین —
اور اس زمانہ تنزل وحالت ضعف وقلت اہل اسلام مین ایک دوسرے کو اتفاق
واتحاد کی نگاہون سے دیکہین — اور **مفتریان** اہل بہتان یا وہ جو خوف خارج
از ایمان (جنکی قلم سے سب سے پہلے آئمہ دین کے حق مین گالیان نکلی ہین اس کتاب
کو دیکہکر عرق خجالت نہ پائین تو کسی کنوئین یا تالاب ہی مین ڈوب کر مرجائین —
اور اسی دوات کی سیاہی سے جس سے آئمہ دین کے حق مین کلمات سب وشتم لکہے
ہین اپنا مونہہ کالا کرکے کسی سرنگ مین جاگہسین —

اس کتاب کی اشاعت کے بعد انکو زمین پر بہنا اور لوگون کو منہہ دکہانا ٹہر کی
شرم کی بات ہے ڈوب کر مرجانا یا مونہہ کالا کرکے زمین مین دہس جانا اس زندگی
سے ہزار درجہ بہتر ہے —(اب اس کتاب کے مطالب کو نقل کیا جاتا ہے) اس کتاب کے

شروع میں حمد وصلوٰۃ کے بعد کہا ہے۔

واجب بر ہر مسلمان آنست کہ بعد از موالات خدا و رسول موالات مومنین از علماء مجتہدین و اولیاء صالحین گزینند خصوصًا ولائے آن علما و ائمہ کہ ورثۂ نبیین اند و بمنزلۂ نجوم آسمان کہ در تاریکی بر و بحر راہ مینمائیند۔ و در ہدایت بر روی خلق می کشایند و بر روایت و درایت ایشان اتفاق اسلامیان ست چہ ہر امت کہ پیش از بعثت خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود علماء او شرار آن امت بودند مگر ملت اسلامیہ کہ علماء وے خیار اند چنانکہ این امت وسط امم ست و مرتبہ علماء این امت مرتبہ خلفاء رسول ست صلعم سنت مطہرہ وے را صلعم کہ احیانًا مے میرد زندہ میکنند و روح تازہ در کالبد اسلام مے دمند بہم قام الکتاب وبہ قاموا وبہم نطقت السنۃ وبہا نطقوا ۞

فلولا الھوی ما عرفناھم	ولولاھم ما عرفنا الھوی
خوردن ہر نسیم صبح را آمد شدست	از تو پیغام آورد از من برد آرام را

ہیچ یکے از امامان دین کہ است سر بقبول ایشان فرود آوردہ ست بجز ائمہ اربعہ مجتہدین و بجز ایشان از جہابذۂ حدیث چنان نبودہ ست کہ اعتقاد مخالفت رسول صلعم در سنتے از سنن و حدیثے از احادیث وے علیہ الصلوٰۃ والسلام بدل داشتہ باشد چہ در حق سنت و چہ قلیل و چہ کثیر حدیث و چہ قلیل آن بلکہ ہمگنان متفق بودہ اند بر وجوب اتباع رسول و بر آنکہ ہر کسے از کسان ست چنانست کہ سخن او ماخوذ و متروک می تواند شد الا رسول صلعم لکن اگر یکے را قولے یافتہ شود کہ حدیث صحیح خلاف وست لا بد وے را در اینجا عذرے خواہد بود در ترک آن حدیث و جماع اعذار سہ عذر ست یکے عدم اعتقاد بآنکہ گفتۂ رسول ست دوم اعتقاد بآنکہ مرادش باین قول نہ آن مسئلہ ست سوم اعتقاد نسخ آن حکم و این ہرسہ صنفت چند سبب دارد

پھر صفحہ ۳۳ سے ۴۲ تک ان اسباب کی تفصیل مین دش سبب بیان کئے ہین جو اکثر جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنہ مین بیان ہو چکی ہین - از انجملہ ایک سبب یہ ہے کہ بعض احادیث بعض ائمہ کو نہین پہنچی ہین اسکی تفصیل مین مخفیات صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین کو عمدہ طرز سے بیان کیا ہے اور وہ تفصیل ہمارے صحیحات ۳۰۰ مین ہو چکی ہے -

پھر صفحہ ۴۲ بیان کیا ہے کہ جب کسی مجتہد کا عمل کسی حدیث کے مخالف معلوم ہو تو وہ منجملہ ان اسباب عشرہ کسی سبب پر محمول ہے - اسمین عمداً مخالفت کی تجویز جائز نہین ہے -

پھر صفحہ ۵۴ سے ۶۵ تک اس امر کو بیان کیا ہے کہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنے پر یا کسی اور امر پر جو وعید آئی ہے مجتہد اسکا مورد نہین ہو سکتا اور اس کے موانع کو بتفصیل بیان کیا ہے اور اسکے ضمن مین یہ مسئلہ بھی بیان کیا ہے کہ عام حکم وعید خاص اشخاص پر نہین لگایا جاسکتا -

پھر صفحہ ۶۷ اس بحث کا خلاصہ بالفاظ ذیل بیان فرمایا ہے و خلاصہ کلام درین مقام آنست کہ لعن وطعن جاہلان درحق ائمہ اسلام خواہ از مقلدان دربارہ محدثان باشد و خواہ از متبعان دربارہ مجتہدان متوجہ بدو امر ست یکی ترک تقلید ائمہ و این ترک را موجب سوء ظن تارک درحق امام شناسند و مثل این ست طعن غیر مقلدان بر مقلدان در ترک عمل بحدیث صحیح کہ مخالف قول ائمہ مجتہدین ست و این را نیز منجر بسوء ظن ائمہ خود دانند و بر آن بناسب و شتم مخالفان خود مینمایند دیگر طعن و لعن دربارہ فعل بعض افعال ست کہ بر آن وعید آمدہ ذمہ در آن از جنس آئمہ معاوضہ است پس جواب از امر اول ہمان اسباب معذرت ست کہ مذکور شدہ و نزد وجود اعذار ہیچ یکے را نمیرسد کہ بزرگان دین را در شکنجہ طعن و تشنیع کشد چہ ایشان ہرگز ترک عمل بحدیث از راہ

نفسانیت وعصبیت وحمیت جاہلیت نکردہ اند چنانکہ پس آیندگان ایشان بدون وجود اعذار صحیحہ واسباب سائغہ میکنند وجواب از امر ثانی منع لحوق وعید ست بوجوہ متعددہ مذکورہ درین کتاب بروجہ فصل خطاب وعلی ہذا جملہ اکابر ملت اسلامیہ مصون اللہ از طعن ولعن این جاہلان بیخبر وسفہاء شوریدہ سر خواہ آئمہ اربعہ مجتہدین باشند یا عصابہ محدثین یا جماعہ صالحہ متصوفین یا طائفہ دیگر از متقدمین خصوصًا آنانکہ پیش از ہزار صد سال جلوہ گر بودند وزمانہ خیر قرون ایشان را دریافتہ گو این دریافت قلیل باشد خواہ کثیر مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ اول ائمہ اربعہ اہل اجتہاد ست وامام دار الہجرہ مالک بن انس وامام شافعی واحمد ابن حنبل ہر چہار ایشان گو رضی اللہ عنہم اجمعین در قرن ثالث از قرون ہجرت مشہود لہا بالخیر بودند۔

پھر صفحہ ۸۵ وغیرہ میں ان آئمہ کا خیر القرون میں داخل ہونا ثابت کیا ہے اور قرون ثلثہ کی حد بیان کی ہے۔

پھر صفحہ ۶۲ و ۶۳ امام ابوحنیفہ کے فضائل ومناقب بیان کئے اور جو ان کی نسبت عربیت سے کم واقف ہونا اور حدیث کی روایت کم کرنا بیان کیا گیا ہے اسکا محل وطلب بتایا ہے پھر صفحہ ۶۵ وغیرہ بقیہ آئمہ اربعہ کے فضائل بیان کئے ہیں۔

پھر صفحہ ۶۶ میں فرمایا ہے "پس اگر بنیک نگاہ کنند دریابند کہ مقلدان راستگو و تابعان حق جواز برائے ایمہ موصوفین ہمین عصابہ محدثین ست واین احناف وشوافع وغیرہما کہ تقلید را در باب حدیث اختیار کردہ اند ومسائل قیاسیہ احکام اجتہادیہ را بر کلام خدا ورسول ترجیح می نہند درحقیقت تارکان تقلید ایمہ ومنکران ارشادات ایشان اند خود جادہ خلاف امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ می سپرند وتہمتش بر تبعان می نہند وقد خاب من افترٰی"۔

پھر اسکی تائید میں صفحہ ۶۷ سے ۸۲ چاروں اماموں کے اس مضمون کے اقوال نقل کئے ہیں

کہ اونہون نے فرمایا کتاب و سنت کے سامنے ہمارے اقوال کو چھوڑ دو اور نص کے ہوتے
کسیکی تقلید نکرو امام ابو حنیفہ کے ۷ قول امام مالک کے ۳ امام شافعی کے ۹ امام احمد
کے ۳ - پہر صفحہ ۸۳ مین لوگون کے اس خیالی وادعائی اجماع کی حقیقت بیان کی ہے
جسکا ہر باب مین لوگ بلا تحقیق و ثبوت دعوی کرتے ہین - پہر صفحہ ۸۷ و ۸۸ مین ائمہ مجتہدین
واصحاب صحاح ستہ کے حالات و فضائل بیان کئے ہین -

پہر صفحہ ۸۹ مین بیان کیا ہے کہ جو نفسانی اختلاف مسلمانون مین آجکل ہو رہا ہے
صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین مین اس قسم کا اختلاف نہ تہا - پہر صفحہ ۹۲ سے ۹۸ تک
باہمی تکفیر سے رد کیا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک تقلید
بمقابلہ نص حرام و شرک ہے مگر ہم اس فعل کے مرتکب پہ بالخصوص کفر و شرک کا فتوی
نہین لگاتے -

اخیر رسالہ مین صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ فرمایا ہے دبالجملہ مقصود از خامہ فرسائی درین رسالہ بیان
ہمین معنی ست کہ گمان سوء ادب از اصحاب حدیث در حق ائمہ اربعہ مجتہدین وغیرہم از علماء
دین خواہ متقدمین از سلف صالحین باشند یا متاخرین متبعین افتراء محض و سوء ظنی بحق خاصان
خود ہمین ست و نہ قدر و منزلت ایشان چندانکہ در نظر زمرہ موحدین بودہ است
معشار آن در طایفہ مقلدین ثابت نمیشود و چہ قسم می تواند شد کہ ہر کہ نسبت بجناب سید المرسلین
با انکار حدیث او عمل بر سنت صحیحہ او بمقابلہ قیل و قال مجتہدین و مجادلین ہمی ناپسند دارد و
توقع تعظیم و تکریم ائمہ دین مجاد علی فرض المحال اگر عاملان سنت ائمہ را بنظر حقارت می بینند
آخر ہمین جہت می بینند کہ خلاف آنہا با احادیث در احکام و مسائل معلوم ایشان شدہ است
تو خصم این حرف را از ایشان بنا بر عصبیت و جاہلیت نہ پذیرد و نہ بجہت کدام امر دیگر پس
این تحقیر نسبت باز در ار مقلدین کہ در بارہ احادیث و قرآن میکنند و لیل انہا در ضد
و در و انکار مسائل ثابتہ سنن صحیحہ بودہ اند بے شبہ خیر قلیل ست مصرعہ

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ فرقی کہ از ائمہ مجتہدین تا جناب شفیع المذنبین است
بہ نزد یکے از افراد مسلمین مخفی نیست اللہم مگر آنکہ یکے کور مادر زاد باشد ولہذا تقلید شخصی
باطل افتادہ وانکار مقلدین وتحاشی ایشان از اتباع سنن سید المرسلین چیزیست کہ
بہ ہر یکے از موافقین ومخالفین ظاہرست وانکارش مکابرہ بیش نیست واگر انکار ایشان
درین باب ثابت است اہلحدیث چہ گناہ کردہ اند کہ سخن ایشان در تحاشی سوء ادب بجناب
ائمہ مجتہدین مقبول نیست ۔ الہی دیدہ تحقیق دہ ہر یک مقلد را وچو عینک بکی ہر سو چشم نگران بنید

خلاصہ مطالب رسالہ ختم ہوا جو غالباً ناظرین کو مطالعہ اصل کتاب کا شائق کریگا جس سے ان کو
حسن عقیدت محدثین بجناب ائمہ مجتہدین کا کامل یقین ہوگا وباللہ التوفیق۔

خط بنام اڈیٹر مشیر قیصر

میرے معزز ومکرم دوست مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر

السلام علیکم۔ جو مضمون آپ نے اپنے اخبار نمبر ۴۰ جلد ۲ مطبوعہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء میں بعنوان علمائے اہل اسلام
کی نااتفاقی کے زیب قلم فرمایا ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں اور اسکو نیک نیتی اور اتفاق طلبی پر مبنی سمجھتا ہوں اور لہذا
اس کی شکریہ کو اپنا فرض جانتا ہوں مگر ساتھ ہی اسکے اسقدر افسوس بھی ظاہر کرنا نامناسب نہیں سمجھتا کہ تین
فقرہ اس مضمون کے میری ناقص سمجھ میں نہیں آئے۔

ایک یہ کہ گروہ اہلحدیث ایک جدید فرقہ ہے دوم یہ کہ اس گروہ کی تصانیف میں حضرت امام
اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین اور علم حدیث سے لاعلمی وقتاً فوقتاً درج ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ محمد حسین (خاکسار)
کی اکثر تصانیف میں ایسا تذکرہ ہوتا ہے جو انکی بعض مخالفین نے کیا ہے جس سے کہ ہر جگہ چھاپا اور کروڑوں
آدمی کے دل کہاں سے کچھ حاصل نہیں۔

منجملہ ان فقرات کے فقرہ اول کے سمجھانیکی تو میں آپکو تکلیف دینا نہیں چاہتا اسکی سمجھنے میں خود
ہی مشقت اٹھاؤنگا اور جو سمجھ میں آیا اسکو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں درج کرونگا۔ فقرہ دوم وسوم
کے سمجھنے وسمجھانیکے جناب کو تکلیف دیتا ہوں براہ مہربانی آپ یہ تکلیف گوارا فرما کر میرے دو سوالوں کا جواب

(۱) آپنے تصانیف علمائے اہلحدیث مین ایسی کونسی کتاب دیکھی یا سنی ہے جسمین امام الائمہ فخر الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین یا علم حدیث سے لاعلمی پائی جاتی ہے۔

(۲) خاکسار کی تصانیف مین آپنے ایسی کونسی جگہہ پائی ہے جسمین اس امام عالیمقام کا ایسا تذکرہ ہے جسمین جناب ممدوح کی توہین موجود ہو اور اس سے کسی منصف متبع امام کی (جسکو اس تذکرہ کے پڑھنے سے پہلے سے میری نسبت سوء ظنی نہو) کی دلشکنی متصور ہو۔

مگر سوال اول کے جواب مین یہہ ملحوظ خاطر رہے کہ وہ کتاب جسمین امام صاحب کی توہین ہو اس گروہ کے کسی عالم کی تصنیف ہو نہ محض کسی کتاب فروش کے۔ اور بوقت جواب سوال دوم پیش نظر فیض اثر رہے کہ دو چار سطرین عبارت توہین آمیز کے ماقبل و مابعد سے بھی دیکھہ لی جاوین ایسا نہ ہو کہ جس عبارت کو آپ توہین سمجھتے ہین اسکا توہین نہ ہونا اسی مین ثابت کیا گیا ہو۔

بجواب سوال اول اگر آپ ایسی کتاب کا جسمین امام صاحب کی توہین ہو نام بتاوینگے تو مین اسکے مصنف (اگر وہ اس گروہ کا عالم ہے) سے توبہ کراؤنگا۔ ورنہ اسکو اپنے گروہ سے باضابطہ خارج کرنے مین کوشش کرونگا اور بجواب سوال دوم اگر میری تصانیف مین کوئی جگہہ بتاوینگے جہان امام صاحب کی توہین ہے تو مین بذات خود لکھنؤ مین حاضر ہو کر اس فعل شنیع و جرم قبیح سے آپکے ہاتھ پر بیعت توبہ کرونگا۔

اور اگر آپنے ہماری یا ہمارے گروہ کی اصل تصانیف کو نہین دیکھا جو فرمایا ہے اسمین سنی سنائی بات پر یا کسی مخالف کی نقل و اقتباس پر بھروسہ کیا ہے (جیسا کہ آپ کا اسی پرچہ کی سطر ۸ و ۹ کالم اول صفحہ ۳ کا یہہ فقرہ "راقم کو بہت کم اتفاق ایسی تصانیف دیکھنے کا ہوا ہے مگر جہانتک اسکا اقتباس نظر سے گذرا الخ" اسپر شاہد ہے) اسلئے بجز اسکے کہ آپ اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے تو ہم بھی خواہ مخواہ الجھنے کو پسند نہین کرتے آپ خوب جانتے ہین کہ ہم ہمیشہ سے شخصی مباحث کو ترک کر چکے ہین اس صورت مین آپکو مناسب تھا کہ اب ہمارے اس خیالکو مانتے اور اخبار مین چھاپدیتے اور اخیر مین اتمام حجت کیواسطے ہم یہ کہتے ہین کہ جس شخص کے دل مین امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی توہین ہے یا اسکی قلم و زبان سے بغرض توہین ایسے کلمات نکلین جس سے ان کی اتباع کے ولولے دلون مین سرد ہو جاوین وہ خدا کا رسول کا ایمان کا اسلام کا دشمن ہے۔

اسکو فتح دی ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی
ہمتین باندہین انہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تہا جو (۱۲) یار مین ۱۲۳۱ھ مین واقع
ہوا اور واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (۲۴) کانون ثانی مین ۱۸۱۸ء مین واقع ہوا اسکے
بعد ضرمہ مین ایک لڑائی ہوئی پہر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی - ابن سعود نے
بہت زاد جمع کیا اور لشکر اکٹہا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا ایک مدت
تک اسکو گہیرے رہے بعد اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر
ابن سعود اور اسکے گہر والون کو مقید کیا کوئی انمین سے بہاگ نہ سکا سواے ایک بیٹے
ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور
درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے
امن چاہی ابراہیم نے اسکو امن دی اور یہ واقعہ (۸) ذی قعدہ کو ۱۲۳۳ھ ہجری
مین ہوا بحساب بدل ۱۸۱۸ء میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور
اپنے تئین اسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے
اسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسری دن اسکی شرط کے موافق اسکو مصر
لیجانا چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست
مین روانہ ہوا چودہوین ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹہارہوین محرم کو محمد علی پاشا
عزیز مصر کے پاس پہنچا عزیز مصر نے اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ
علیہ سلطان کو روانہ ہوا (۱۷) صفر (۱۶) کانون اول مین سن مذکور سے وہان داخل
ہوا وہان باندہ کر مار اگیا اور خزندارہ اور عبدالعزیز بن سلیمان جو اسکا کاتب ہوا وہ
دونون قید رہے -

پہر فصل ہفتم مین خاص کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حالات بالفاظ
ذیل بیان کئے ہین -

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس تہد بک میرکانی نے اپنی کتاب
مرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین
صفحہ ۴۴۶ مین یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور
یہہ گروہ ایک مرد تیمی کیطرف منسوب ہی کہ اسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ
قبیلہ مسالیخ مین سے تہا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہی —
خلیج عجم سے پاس اور محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا ان
دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سے کہ وہ شیخ تہا شہر کا
غرض سعود ابن عبد الوہاب سے متفق ہوگیا اور اسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰
مسیحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب
آیا جو وزیر بغداد نے اسکی طرف روانہ کئے تہے اور ایک بڑے لشکر پر اور فتح پائی جو
زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۵ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا
عراق مین غالب ہوگیا اور مسجد علی پر انہون نے غلبہ کیا اور اسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۲
مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا اور وہ طائف
اور مکہ پر حاکم ہوگیا اور پہر جدہ کو گیا اور اسکا محاصرہ کیا اور وہان اسکو اپنے باپ
کے موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ
کو فتح کیا اور اسکی اطراف پر مسلط ہوگیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پہر
ابراہیم پاشا اسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اس پر
غالب آیا یہانتک کہ اسکو ملک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ
مین مر گیا اور پچاس برس کی اسکی عمر تہی اور اسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکی طرف
پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ ان کا مدینہ ریاض ہے اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے
ہین انتہی اس کتاب کے تاریخ تالیف سنہ ۱۸۵۲ اور مراجعت اس کتاب کی بعد نظر ثانی

سنہ ۱۸۰۷ء مین ہوئی اور اسی مؤرخ نے یہہ بھی کہا ہے کہ نجد اُس ملک کو کہتے ہین جو
متصل شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب
غرب اور یمامہ سے جانب جنوب اور وہ بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعرائے عرب نے اکثر
اُسکی تعریف کی ہے اور اُسمین ایک زمین واقع ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے
رمنہ مقرر کیا تہا اور آخر یہی امر اُسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب
بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاظ بھی اُسملک
مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اُسکے اور کہین باقی نہین۔

اسکے بعد نواب صاحب نے ان حالات محمد بن عبد الوہاب سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہندوستان
کے مسلمانون مین ان حالات کا نام نشان بہی نہین پہر اُنکو کیون وہابی کہا جاتا ہے
اور بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے روسا اُمرا خصوصاً رئیسہ بہوپال نے ہمیشہ وقتاً
فوقتاً گورنمنٹ کی خیر خواہی ومعاونت سے گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی ہے چنانچہ
فرمایا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی
کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکہا اور یہہ موافق تحریر و تحقیق علماء عیسائین
کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اِس حال کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی شخص وہابی مذہب نہین ہے اسلئے کہ جو کارروائی ان
لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی
اور جو تکلیف اُن کے ہاتہون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ
کسی مسلمانان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ ومدینہ کے نہین کیا اور اس طرح کی
جراءت کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا سنہ ۱۸۱۸ء
مین بالکل خاموش ہوگیا اُسکے بعد کسی شخص امیر وغریب نے اُسملک مین پہر سر نہ اُٹہایا

* مہذا مہ بہوپال ابہی سنہ ۱۲۳۴ھ مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی خبر

وہاں منسوب ہین۔ اُس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم
کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان
مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤساء ہند نے بقدر اپنی طاقت
و مقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب
سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ و اجناس
علاقہ بھوپال سے ہر طرح کی اعانت کی۔ اسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ
نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنی واسطے مدد سرکار انگریزی کے
فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی
اور اعانت ظاہر فرمائی یہان تک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی
اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اسکی خوشی مین نواب تحفہ خلعت
سے سرکین اور بذریعہ خط تہنیت روانہ حضور کیا اسی طرح ہر موقع مین باتفاق
نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیر سگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ وتار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب وائسرائے
کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام
عالی مقام ہوئی۔

پھر فصل ہشتم مین جناب مؤلف نے حسب عادہ اپنی مختصر سرگذشت لکھی ہے اور اسکے
ضمن مین نجدیون کا ۱۸۱۸ء مین منقرض ہوجانا۔ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی
کا مذہب حنبلی کا مقلد ہونا اور اہلحدیث ہندوستان کا تقلید مذہب خاص سے
منکر ہونا اور عبد الوہاب نجدی سے کوئی تعلق و راہ و رسم نرکھنا اور اہلحدیث
کی کتابون مین گورنمنٹ انگلشیہ سے بغاوت و جہاد کی ترغیب کا نہ پایا جانا اور ہندوستان
مین کسیکا بھی وہابی مذہب نہونا اور مخالفین اہلحدیث کا اہلحدیث کو از راہ عداوت وہابی لکھنا بیان کیا ہے اور اسکے

وہاں منسوب ہین۔ اُس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم
کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان
مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤساء ہند نے بقدر اپنی طاقت
و مقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب
سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ و اجناس
علاقہ بھوپال سے ہر طرح کی اعانت کی۔ اسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ
نے ہنگامۂ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنی واسطے مدد سرکار انگریزی کے
فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی
اور اعانت ظاہر فرمائی یہان تک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی
اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اسکی خوشی مین نواب تمغۂ فتحمندی
سے سرکین اور بذریعہ خط تہنیت روانہ حضور کیا اسی طرح ہر موقع مین باتفاق
نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیرسگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب لیبرل
کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام
عالی مقام ہوئی۔

پھر فصل ہشتم مین جناب مؤلف نے حسب وعدہ اپنی مختصر سرگذشت لکھی ہے اور اسکے
ضمن مین نجدیون کا ۱۲۳۳ھ مین منقرض ہو جانا۔ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی
کا مذہب حنبلی کا مقلد ہونا اور اہلحدیث ہندوستان کا تقلید مذہب خاص سے
منکر ہونا اور عبد الوہاب نجدی سے کوئی تعلق و راہ و رسم نرکھنا اور اہلحدیث
کی کتابون مین گورنمنٹ انگلشیہ سے بغاوت و جہاد کی ترغیب کا نہ پایا جانا اور ہندوستان
مین کسیکا بھی وہابی مذہب ہونا اور اہلحدیث کو اشاعت عقائد وہابی لکھنا بیان کیا ہے اور آگے

جب بسبب اغوای ملازمان قدیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے
پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ء مین حسب فرمائش سید حسن و سید احمد و منشی لطف
خان و سید عبداللہ ساکن سورت آل عیدروس یہ چھاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار
جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۲۹۸ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۱ء مین
اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائنس
رئیسہ بھوپال جی ایس آئی ہین وہ تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب
مین چھپنے کو بھیجی ہین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام
اور امن والی مسائل مذہبی کی ہین اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس
سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جو آسنی مانند
مین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت
کر دی - پھر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکورہ نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونیکی
خبر طبع کرایا اسپر ریاست نے اعتراض کیا اور اجنٹی بھوپال اور انڈور کو لکھا آخر ٹیمس
نے لکھنا خبر مذکور کا جھوٹ سمجھکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا
ذکر نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ و لغت معانی و بیان وغیرہ کی
ہین - پھر ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلئے اس جگہہ بضرورت
بیان حال خبر مذکور لکھنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر
اس قدر شور و غل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد
کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اسکو وہابی ظاہر کر کے بدنام کر دیتے ہین حاصل
اسکی یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادہار وغیرہ
مطبوع بیروت مین لکھا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد
مین تھا اسکے وقت مین ایک شخص محمد بن عبدالوہاب نام ظاہر ہوا اس نے اور قوم بوہرہ

سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اُنکی مدد کی یہہ واقعہ سنہ ۱۱۵۷ھ مین ہوا اور
بعد سنہ ۱۱۷۹ھ کے ابن سعود مر گیا۔ اُسکی جگہہ بیٹا اُسکا عبد العزیز نام قایم ہوا اُس نے اپنے
باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین
لڑائی شروع کی یہان تک کہ سنہ ۱۲۰۹ یا سنہ ۱۷۹۴ء مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت
علاقہ لے لیا اُسکے بعد بیٹا اُسکا سعود نام سنہ ۱۸۰۳ء مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر
کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم کے محمد علی پاشا مصر
نے سنہ ۱۸۱۱ء مین اُسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ سنہ ۱۸۱۴ء مین مر گیا اسکی عمر ۶۸
برس کی تھی اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا عبد اللہ نام قایم ہوا اُسکی لڑائی ابراہیم پاشا
بن محمد علی پاشا سے سنہ ۱۸۱۶ء مین ہوئی اور آخر کو مقید ہوکر اسلامبول بھیجا گیا وہان جاکر
قید مین مر گیا اور یہہ فتنہ سنہ ۱۲۳۳ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ء مین ختم ہو گیا۔

اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سواے اطراف ملک نجد کے
کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت
سے جو تالیف علماے عیسوی کے ہین یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب
کا حنبلی تہا جب سے سعود وغیرہ اور اُسکے مددگار رہ گئے پہر کسی نے اُسدن سے آج دن
تک اس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی
رکہتے ہین انکی راہ و رسم ملک نجد سے کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی شخص اُسملک کا
مرید یا شاگرد اُن لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اُسملک کی اس اقلیم مین رائج ہے
لیکن ہم دیکہتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے ہین اور ایک دوسرے کے
رد مین کتابین بناتے ہین اسکے سبب ہم نے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپسکی عداوت
سے ہے اسلئے کہ مذہب اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین حنبلی گنتی علماے اسلام نے
اپنی کتابون مین لکہی ہین انمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ ان کے سوا جو

ہندوستان مین انکو دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اس نام سے انکار
کرتے ہین اور کوئی تعلق اُسکا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا - پھر جو غور کیا گیا کہ وہ
کون مسایل ہین جن کے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا
تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین - بعضے انمین متعلق عقاید ہین اور بعض متعلق عبادات
اُن مسایل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تعداد اُن
مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکھی ہین - لیکن ان مسایل مین
اُن سے غلطی ہوئی ہے - چنانچہ نکتہ چینی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو ترجمہ
انگریزی خاص مقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور چودہ کتابون کا بھی غلط ہے اور
بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے
درمختار - پس جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے مولویون
اور درویشون کی رائے کی اطاعت نہین کرتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین
بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین - چوری و دغابازی و رشوت خوری
و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ اشغال بد کو منع کرتے ہین اور جو دین بارہ سو برس سے چلا
آتا ہے کہ جس وقت سوای اسلام کے کوئی نام مذہب کا جانتا نہ تھا اور وہ قرآن شریف
اور حدیث کی کتابون مین لکھا ہے - اور وہ کتابین ساٹھہ ستر برس بلکہ اُس سے
پیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین
اور ان کا منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر
اور بچنا ہر فساد کی بات سے اور اس قسم کی کتب و رسائل سینکڑون عدد عربی وغیرہ
زبانون مین سینکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین ہین نہ چالیس
انکو یہہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین - ایک شخص فضل رسول
نام شہر بدایون ملک ہند کا رہنے والا تھا سب سے پہلے وہابی نام اُس نے مسلمانان ہند کا رکھا

پھر اس نام کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تھے اُنہون نے حکام کے ذہن
مین بات ڈالدی کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن
ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا
دشمن نہین سمجھا جاتا جب تک کوئی جرم بغاوت اُس سے صادر نہ ہو مگر یہہ بات مدت
دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے
پر بھی مواخذہ ہوجاتا تہا اب وہ بات باقی نہ رہی سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی
مین ایک شخص تھا جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا اور گناہون اور
فساد کے کامون سے روکا اور پہر وہ ہندوستان سے چلے گئے - اطراف پنجاب مین
سکہون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھیرایا اور سرکار کا دشمن بتایا
حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے اُن کے مرید ہوئے
تھے مگر اُنہون نے کبہی یہہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہ کیا اور نہ سرکار نے
اُن سے کچھہ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنی ہمراہ لیکر حج کو گئے
اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین
وعظ و نصیحت کرتے رہے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی
کافی ہے جو اُنہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو
و انگریزی طبع کرائی ہے اُسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ
جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب کا اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور
ذکر اُن کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل لکہا ہے اور انکا
لکہنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی
کے ہین جنہون نے سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکہا اور نہ اُن کا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور
کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن سنہ ۱۸۷۲ء مین لکہا دیکہا ہے۔

اسکے بعد سول و ملٹری گزٹ لاہور کے ایک آرٹیکل کا خلاصہ نقل کیا ہے جس مین
سنہ ۱۸۵۷ء مین علمار کا خیرخواہ گورنمنٹ رہنا مذکور ہے - اسکے بعد اخبار تیرہوین صدی
آگرہ سے ایک مضمون اس گروہ (خصوصاً جناب مولّف) کے خیرخواہ گورنمنٹ
ہونے کے شہادت مین نقل کیا اسکے بعد یہ بیان کیا ہے کہ کتب اسلامیہ مین مسئلہ جہاد
ایسے طور پر بیان نہین ہوا اسکے پڑھنے سے گورنمنٹ سے بغاوت کا کسی کو خیال ہو یہ
اور بیان کیا کہ سنہ ۱۸۵۷ء وغیرہ مین جو مفسدے ہوئے ہین وہ اس مسئلہ کے نتائج نہین ہین
ان مفسدون کو علم مسائل نہ تھا اسکے بعد فرمایا ہے معہذا تہمت وہابیت اور جہاد علما حدیث پہ
خواہ قدما ہون خواہ متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز
اس بات کو قبول نہین کر سکتا ہے کہ سوائے اُن لوگون کے جو علم کامل سے جاہل اور
اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سے ایسا دعوی کرے کہ
سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اس وقت
مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھہ کو تو خاصۃً اس بحث مین قلم اُٹھانے سے کچھہ
غرض نہ تھی مگر چونکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جس کا نام **موعظۂ حسنہ** ہے
بھوپال مین طبع ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ
پنج خطبہ علماء سابقین مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل **ابن الجوزی** و محمد
ابن احمد یمنی وغیرہما اہل حدیث کے اسمین اتفاقاً ایک خطبہ نخرد کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل
مرحوم کا بھی ایک کتاب مین بدل خطب کسوف و خسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب
طریقۂ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تھا اسپر یارون نے مجھکو وہابی
کہدیا جس کا جواب دیباچہ کتاب **غربال** تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ
مین نے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ انکی کسی کتاب مین
ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے حرف

بیان فضیلت جہاد کا ہے جس طرح ساری کتب اسلامیہ مین لکہا ہے اسی طرح کے
خطب و کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکہی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ
بلاد متفرقہ مین بہی موجود ہین بلکہ آٹھ برس پہلے طبع مجموعۂ خطب مذکورہ سے مینے کتاب
ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی کا
لازم ہے اور نہ اتباع محمد اسمٰعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام
کی کتاب سے کوئی مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اُسکے موافق عقیدہ
رکہے اور اسکو اپنا پیشوا جانے تو یہ بات بہی کچہہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اس وقت
تک نہین ہوسکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہو علماء ہر ملت
و مذہب ایک کتاب سے ہمیشہ نقل استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر کوئی جرم
مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو
اُسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشا امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجھکو بہی ہر
مخبری بے اصل و تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا ناچار مینے اس فصل کو واسطے بیان
حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب
کرنا ہمارا طرف اُن اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا خانگی
وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اُنہون نے سرکار انگریزی سے کبہی
جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکہا سراسر نا انصافی ہے یہی بالاتفاق
رائے سید احمد صاحب خان بہادر سے جو اُنہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر کی
ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکہی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جن کا نام
فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے
ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبد العزیز دہلوی کے مریدون ہی کے
طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہے

اور خلق کو وعظ و نصیحت کرتے تھے انکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان
کے راہ راست پر آگئے - شاہ عبدالعزیز دادا انکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے
قریب یا اول تھا مگر اون کو کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکھا
اور نہ انکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی - اور نہ انہون نے کسی اپنی تصنیف مین
ذکر وہابیون کا لکھا بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف
سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور انکے مریدون کی ہے اسمین کہین بھی ذکر وہابیون
کا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب انکی **صراط مستقیم**
نام ہے جو کلکتہ مین اسی زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اس زمانہ مین بھی
میرٹھ مین چھپی اسمین مسائل درویشی ہین دوسری کتاب **تقویۃ الایمان** مولفہ
مولوی اسمٰعیل دہلوی سے اسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا اور
مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہین - یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے
کہ اسمین بدعات اور تعزیہ کی برائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ
مین بھی بدعت ہے - گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب
مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانے کی کوئی
بات نہ پاویگی - سید احمد خان بہادر سی ایس آئی سے اس مقام پر یہ بھول ہوئی
ہے کہ اونہون نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد شاہ اور انکے مریدون اور شاگردون
کے روا رکھا اور یہہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین
مگر یہہ لوگ معتقد جہاد کے ساتھ سرکار انگریزی کے نہین ہین اور آخر فقرہ انکا یہہ ہے
کہ ہم اسوقت بہت سے آدمیون کا نشان دے سکتے ہین جو سرکار انگریزی کے ملازم
ہین اور ملازم بھی ایسے کہ انسے زیادہ خیرخواہ سرکار کا اور معتمد کوئی نہین باینہمہ وہ
اپنے تئین کہلے خزانہ بے تامل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر انکو ایک طرح کا ناز ہے

مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہیں کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہیں مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہیں۔ ایک خالص اہلسنت وجماعت جنکو اہلحدیث بھی کہتے ہیں دوسرے مقلد مذہب خاص کہ چار گروہ ہیں حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ جو شخص ملک نجد میں پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہروں اور عرب کے مسلمانوں اور بدوؤں سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تھا۔ یہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونوں سے ثابت ہے پھر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہیں۔"

اسکے بعد جناب مولف نے بڑی بسط وتفصیل کے ساتھ چند باتیں بیان کی ہیں جنکا خلاصہ ہم اس مقام میں نقل کرتے ہیں اصل عبارتیں بخوف التطویل تعرض نہیں کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر وملک میں جداگانہ معنی میں مستعمل ہے۔
(۲) سرکاری محاورہ میں وہابی بمعنی باغی وجہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی کو سید احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے۔
(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ مذہب (شیعہ سنی حنفی اہلحدیث) کی کتابوں میں موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہیں کہ ان کا وجود کئی سو سال سے معدوم ہے وبناءً علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلق نہیں ہو سکتا
(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سے امیر تیمور کی لڑائیاں جہاد متصور نہیں ہو سکتیں
(۵) اسیطرح محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بھی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصور نہیں ہوئی مفسد وباغی ہر قوم میں ہوتے ہیں دیکھو سرحدی اقوام (جو وہابیوں کے بھی سخت دشمن ہیں) سرکار سے ہمیشہ فساد بپا کرتے ہیں۔
(۶) اسی وجہ سے زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہیں سمجھا گیا۔

(۷) زمانہ غدر مین جہاد کے فتوے پر علماؤن کی مہرین جبراً کرائی گئی ہین -

(۸) اہلحدیث نے کبھی کسی کے مذہب مین دست اندازی وجبر نہین کیا اور نہ کسی سے مذہب پر لڑے ہین -

(۹) ان کے مخالفون کا حال اسکے برعکس ہے - پھر وہ برطبق مثل "اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" انہین کو مجرم بناتے ہین

(۱۰) اسکی تائید مین قاری عبدالرحمن پانی پتی کی رسالہ کشف الحجاب کے عبارت

(۱۱) اخبار لنڈن الانزار کا وہابیون کی تعداد اسی لاکھ بتانا غلط ہے

(۱۲) رؤسا اسلامی ہندوستانی ریاستون کا وہابی ہونا زمانہ غدر مین ثابت ہوگیا -

(۱۳) ریاست بھوپال کا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا اور وقتاً فوقتاً خدمت ومعاونت کرنا اور اسپر عزت پانا -

(۱۴) اہلحدیث کا عقیدہ جس سے انکا خیرخواہ ملک وگورنمنٹ ہونا ثابت ہے -

(۱۵) مؤلف کے والد ماجد (مولانا ابوالحسن قنوجی) کا [illegible]ھ مین وہابی ہونیسے انکاری ہونا -

(۱۶) کوئی اہلحدیث ہندوستانی وہابی نہین کہلاتا جیسے شیعہ شیعہ کہلاتا ہے حنفی حنفی -

(۱۷) بعض مسایل مین اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے اتفاق واشتراک ایسا ہے جیسا کہ بعض مسایل مین ہندؤن اور عیسائیون کو بھی انسے اشتراک حاصل ہے

(۱۸) اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے مسئلہ قتل وتکفیر مخالفین مذہب مین مخالف ہونا -

(۱۹) جو اہلحدیث ہوگا وہ کبھی گورنمنٹ کا مخالف وباغی نہ ہوگا -

ان سب باتون کے بعد سول و ملٹری گزٹ لاہور مین ایک مضمون نقل کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے اہلحدیث ہندوستان وہابی و باغی و بدخواہ گورنمنٹ نہین ہین اور نہ وہابی کہلانے کے مستحق ہین - اخیر رسالہ مین ایک خاتمہ لگایا ہے جسمین بشہادت احادیث صحیحہ یہہ بیان کیا ہے کہ فتنہ و فساد کے زمانہ مین مسلمانون کو اپنی تلوارین توڑکر اپنے گہرون کا ٹاٹ بن جانے (یعنی خانہ نشین ہوجانے) یا جنگلون اور پہاڑون مین عزلت و خلوت نشینی اختیار کرنیکا حکم ہے - اس فساد مین شریک ہونیکی ہرگز اجازت نہین ہے - یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب سپر اڈیٹر اپنی راے ظاہر کرتا ہے -

رائے اڈیٹر

یہہ کتاب سچے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کی واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجہتے ہین) بشیر ہے - اور ناواقف مسلمانون کے لئے (جو بعض اوقات چند اوباش خلائق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکہہ کر اسکو جہاد شرعی سمجہکر بخیال شہادت اسمین شریک ہوجاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صدق شعار مشیر پولٹیکل و زیر ہے - اور مختلف فرق اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے -

فریق اول کو تو وہ صاف بشارت دیتی ہے کہ جو کچہہ مسئلہ جہاد و اطاعت سلطنت کی بابت مین انکا عقیدہ ہے خدا و رسول اور قرآن و حدیث کا وہی حکم و فیصلہ ہے وہ اپنے اس اعتقاد پر قائم و مستحکم رہین اور سلطنت کی اطاعت و عدم بغاوت کو اپنی ایمان و اسلام کا جز سمجہتے رہین -

فریق دوم کو وہ یہہ سکہاتی ہے کہ اکثر ملکی لڑائیان جنکو وہ جہاد سمجہتے ہین اور وقتاً فوقتاً ان لڑائیون مین وہ شریک ہوجاتے ہین جہاد نہین فساد ہین شرع محمدی کیطرف سے انہین شریک ہونیکی

احکام سے

اجازت نہین بلکہ ایسے موقعون پر تلوارین توڑ کر خانہ نشینی و عزلت گزینی کا صاف حکم
گورنمنٹ انگلشیہ کو (جو فریق سوم ہے) وہ یہہ بتاتی ہے کہ انکی رعایا
سے کروڑہا مسلمان عموماً اور لکھوکہا اہلحدیث خصوصاً اُنکے سچے وفادار و پورے اطاعت
شعار رعایا مین اور یہہ مشورہ دیتی ہی کہ گورنمنٹ انکو قوت بازو اور سیخ سلطنت خیال کرکے
اور اِس خیال سے انکو اسی نظر عطوفت و رنگانگت سے دیکھے جس سے ہر ایک سلطنت اپنے
ہم مذہب رعایا کو دیکھتی ہے اور اس باب مین اُن خیرخواہان سلطنت (مگر ناواقف)
انگریزون کی (جنکا یہہ مقولہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت عموماً مسلمانون یا
خصوصاً وہابیون کا مذہبی فرض ہے) ہرگز نہ سُنے اور یہہ خیال کرے کہ ان انگریزونکو
بلحاظ علم و واقفیت مذہب اسلام سے کیا تعلق ہے اور جو لوگ اُن کے برخلاف گورنمنٹ
کو یہہ بتاتے ہین کہ سلطنت کی بغاوت (خواہ وہ کسی مذہب پر ہو) مسلمانون کی
مذہب مین حرام اور سخت گناہ ہے۔ مذہب اسلام سے کیا نسبت ہے۔ اور اُن کے قول کو
عام اہل اسلام مین کیسی وقعت ہے۔

یہہ بات تسلیم کیجاتی اور ضرب المثل ہو رہی ہے صَاحِبُ الْبَيْتِ أَدْرَى بِمَا فِيهِ
یعنی گھر والا اس چیز کو خوب جانتا ہے جو اس گھر مین ہوتی ہے۔ یہہ واقفیت اس شخص کو
نہین ہوتی جو کسی کے گھر مین چوری یا اجازت سے تھوڑی دیر کے لئے آگھستا ہے اور یہہ
امر بھی لائق تسلیم ہے کہ یہہ کتاب جس پر یہہ ریویو لکھا جا رہا ہے اُس شخص کی تصنیف ہے
جسکو مسائل مذہب اسلام سے نہ صرف معمولی واقفیت بلکہ رتبہ اجتہاد و مجددیت حاصل ہے
اور اہل اسلام مین نہ صرف شہرت و مداخلت بلکہ کمال اعتبار و قبولیت میسر ہے اسلئے
اسکا قول گویا لاکھون اہل اسلام کا قول ہے۔

اور یہہ امر بھی مخفی نہین ہے کہ یہہ مضامین نہ صرف آجکل پرائیویٹ طور پر
خاص لوگون مین دائر ہین بلکہ ایک مدت سے اِس کتاب کے مؤلف والاشان اور اُن کے

تصحیح غلطی کاپیہ دازان مطبع نے نمبر ۱۶۶ میں مضمون مجید کا اخیر جو درحقیقت مضمون سیری مریکا کے
[illegible] صفحہ ترجمہ نمبر [illegible] کے بعد [illegible] جو نمبر صفحہ [illegible] کے سبب لگانا چاہیئے تھا اور اس جگہ کو وہان سے جدا کرکے یہان لگالین اور نمبر صفحات [illegible] درست کرلین۔

شائع کیا ہے لیکن اسلام کے اعتقادات اور مسائل کو اپنی کتابون مین چھاپتے اور پھیلاتے اور رسائل کے ذریعہ سے تمام ملک مین مشتہر کرتے ہین جسمین تردید و تصحیح کا گمان و احتمال کسیطرح بھی نہین ان امور کیطرف توجہ خیال کرنیسے (امید ہے) گورنمنٹ کو کامل یقین ہوگا کہ ان ناواقف انگریزون کے خیالات مسلمانون کی نسبت غلط ہین اور یہہ قوم گورنمنٹ کی ایسی خیرخواہ رعایا ہے جیسیکہ اور اقوام رعایا ہنود و عیسائی وغیرہ ہین اور اس امر کا یقین کرنا اور اس یقین کا رعایا پر اظہار کرنا نہ صرف رعایا کے لئے موجب امن و سود مندی ہے بلکہ گورنمنٹ کا فایدہ اس سے چند در چند ہے۔ اور اسکے برخلاف انکو رعایا سے مخالفت کا گمان (جو آجکل بعض افسران گورنمنٹ کرتے ہین) رکھنا پنہانی مین وحشت و بیگانگی کا موجب ہے اور پولیٹیکل اصول کی بالکل مخالفت ہے کیا اچھا کسی نے کہا ہے بیت

ع چو حجت ز سلطان و رخت ز دوست ... [illegible]

عام مسلمانون (فریق چہارم) کو وہ یہہ ہدایت کرتی ہے کہ مسلمان سب گروہ و اشخاص آپسمین ایک ہین۔ انکا خدا ایک رسول ایک کتاب ایک اصول ایک پھر یہہ عرصہ دراز اختلاف کے سبب آپسمین کیون لڑتے اور ایک دوسرے پر ناحق تہمتین اور حکام وقت کے پاس جھوٹی مخبریان کرتے ہین وہ سب آپسمین ایک ہوجائین اور اتفاق و اتحاد کے ذریعے سے حسن معاشرت و شائستگی سے اوقات بسر کرین ان نتائج و فواید کی قدرشناسی چارون فریق مذکورہ بحسب تفصیل ذیل ہونی چاہیئے۔

تینون فریق رعایا اہل اسلام اس کتاب کو خرید کر فریق اول کو اپنے پاس بطور یادگار رکھنا فریق دوم و چہارم اسکو اپنا رہنما و دستورالعمل قرار دین گورنمنٹ اس سے مشیر و وزیر کا کام لے اسکا انگریزی مین ترجمہ کراکر قالب طبع مین لاکر اسکی ایک ایک کاپی تمام پولیٹیکل افسران و حکام سول و پولیس ممالک ہند مین تقسیم کرے۔ اور یہہ ہدایت کرے کہ جہانتک ان کو ممکن ہو عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اہلحدیث کو اس کتاب کی شہادت سے اس سلطنت کے سچے وفادار اور پورے [illegible]

[illegible]

یہ نمبر پولیٹیکل اشارات و مسلمان ایڈیٹروں کے خیالات علماء اسلام کے مناظرات - عام اہل اسلام کے حالات اور متعدد اخباروں (شمشیر قیصر مظہر العجائب اکمل الاخبار نور الانوار طوطی ہند کشف الاخبار کوہ نور وغیرہ) کے بعض مضامین کے جوابات پر مشتمل ہیں - لہذا یہ گورنمنٹ ایڈیٹرز - علماء و عام اہل اسلام سبھی کی توجہ کے لائق ہیں ❖ ❖

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر ہشتم و نہم — جلد ششم

معہ

ضمیمۂ ہند محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ شوال و ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ مطابق اگست و ستمبر ۱۸۸۳ عیسوی

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

درجات و ترتیب قیمت: درجہ	ترتیب	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
(۱)	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	للعہ	سے
(۲)	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عام اغنیاء و اکابر ہر دو سلطنت	عـــہ	سے
(۳)	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سے/	بعمر
(۴)	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور سالانہ پیشگی داخل کریں	سے/	۱۲/
(۵)	للاہی قیمت	بے قیمت جو دس روپیہ ماہوار تک آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت کہیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعائے خیر

(۱) (۲) یہ رسالہ اور ضمیمہ دونوں ماہواری ہیں (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہیں ہوتا (۴) خط و کتابت بنام مہتمم تا اطلاع ثانی مہتمم کے پورے نام و خطاب و حسب نشان ذیل ہونا چاہیے (۵) ارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈی یا کسی سبیل ... مہتمم ... ہوگا ۔ ابو سعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنۃ ...

مطبع چشمہ نور امرتسر میں چھپا